دل کی بات

''جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا''

اسرائیل کی غنڈہ گردی، ظلم اور سفاکی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ لبنان اس کا پرانا شکار ہے لیکن حالیہ حملوں کی شدت نے جارحیت کے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ ہزاروں انسان قتل اور بے گھر ہو چکے ہیں۔ انسانی حقوق کا عالمی چیمپین امریکہ اور اس کے حامی یورپین ممالک خاموش ہیں۔ بلکہ درپردہ اسرائیل کی پشت پر ہیں اور اس کو تھپکی دے رہے ہیں۔ ان کا ضمیر مر چکا ہے۔ ادھر عالمِ اسلام پر موت آسا سکوت طاری ہے۔ ہمارے حکمران جو اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لیے آسمان اور زمین کے قلابے ملا رہے تھے۔ انہیں سامراجی سانپ سونگھ گیا ہے۔ کیا بے بسی ہے اور کیسی بے حسی ہے؟ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ عالمی سامراج نے افغانستان کو تاخت و تاراج کیا، عراق کو تباہ و برباد کیا، فلسطین کا خون کیا، عربوں کا تیل نکالا اور انہیں مزید نچوڑنے کے لیے ایران پر حملے کی دھمکیاں دے رہا ہے، شام کو آنکھیں دکھا رہا ہے۔ مگر پورے عالم میں اک ہو کا عالم ہے۔ دنیا میں جمہوریت کے قیام کا علمبردار امریکہ، جمہوریت کا سب سے بڑا قاتل ہے۔ اسے پاکستان میں تو باوردی جمہوریت قبول ہے مگر فلسطین میں انتخاب جیتنے والی ''حماس'' کی حکومت قبول نہیں۔

پوری دنیا میں مسلمان پٹ رہا ہے۔ یہود و نصاریٰ کھل کر اسلام اور مسلمانوں کی تذلیل کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی توہین اور گستاخی کر رہے ہیں۔ ان کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی جائے یا اپنے تحفظ کے لیے مزاحمت کی جائے تو دہشت گرد قرار دے کر راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ ان حالات پر دنیا کب تک چپ رہے گی اور کب بولے گی، یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ اگر مسلم حکمران ان مظالم پر یونہی خاموش رہے تو پھر اللہ انہیں ہمیشہ کے لیے خاموش کر دے گا۔ پھر ایک نئی قوم اٹھے گی جو ظالم کے ہاتھ توڑ ڈالے گی اور عزم و ہمت کی نئی تاریخ، تابناک تاریخ رقم کرے گی، جس کی ایک جھلک افغانستان و عراق میں دیکھی جا سکتی ہے۔

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

یہود و نصاریٰ کی طرف سے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم تو سمجھ آتے ہیں کہ وہ امت محمدیہ اور شریعت محمدیہ کے دائمی دشمن ہیں لیکن مسلم حکمران اُن کی نقالی میں اپنی ہی مسلم رعایا پر جو ستم رانیاں کر رہے ہیں انہیں کیا نام دیا جائے؟ ان کی ہوس اقتدار ہی ختم نہیں ہوتی۔ اقتدار پر جبری قبضے کے سات برس پورے کرنے کے باوجود ابھی خواہش باقی ہے۔ اللہ کرے اسی خواہش پہ ان کا دم نکلے۔ چند روز قبل پنجاب کے قومی مجرموں کی صوبائی جنرل کونسل سے ایک پشتینی سپاہی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم موجودہ اسمبلیوں سے ہی اپنے باس کو آئندہ پانچ سال کے لیے پھر صدر منتخب کریں

گے۔سات اور پانچ بارہ۔یعنی:

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

لاالٰہ الا اللہ کی بنیاد پر وجود میں آنے والے ملک کے حکمرانوں نے دینی مدارس میں پڑھنے کی خواہش رکھنے والے غیرملکی طلباء کو ویزہ دینے سے انکار کردیا ہے۔اُدھر بھارت کے حکمران دینی مدارس کی تعریفیں کرتے اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے نہیں تھکتے۔بھارتی حکومت دینی مدارس کی ممنون ہے کہ علماء نے تعلیم وتربیت کے نظام کو چلا کر ملک وقوم کی خدمت کی ہے۔

ایک وہ ہیں کہ جنہیں تصویر بنا آتی ہے
ایک یہ ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ

کیا طرفہ تماشا ہے کہ ثقافتی طائفوں میں شامل کنجروں، بھانڈوں، میراثیوں اور تہذیب واخلاق کے قاتلوں کو تو دنیا کے ہرملک سے پاکستان آنے کی اجازت ہے۔مگر دین پڑھنے والوں کو تمام قانونی تقاضے پورے کرکے بھی پاکستان آنے کی اجازت نہیں۔اس لیے کہ بڑے صاحب نے منع کردیا ہے اور چھوٹے صاحب ''بگ باس'' کی نقل میں سب طالبان دین کو دہشت گرد، شدت پسند، انتہا پسندی اور نہ جانے کیا کیا پسند کہہ کر گالیاں لڑھکاتے رہتے ہیں۔اہل دین ہیں کہ گالیاں کھاکے بھی بے مزہ نہیں ہوتے۔ملک میں سیاسی انتشار ہے، معیشت ہچکولے کھارہی ہے۔اخلاق نام کی کوئی شے باقی نہیں رہی۔تعلیم کا معیار اور تناسب کسی میٹر میں نہیں بلکہ ''زیرومیٹر'' ہے۔امن وامان کی حالت مخدوش ہے، قتل عام ہے۔بے دینی سرکار کی سرپرستی میں اپنے بامِ عروج پر ہے۔حدود اللہ کا سرعام انکار ہے۔حدود آرڈی نینس ختم کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔

بادشاہ سلامت!بس کردیجیے!ہرکام کی کوئی حد ہوتی ہے۔جب مخلوق، خالق کی حدود کو توڑتی چلی جاتی ہے تو پھر خالق اپنا عذاب مسلط کردیتا ہے، جسے برداشت کرنے کی ہمت کسی میں بھی نہیں ہوتی۔

☆......☆......☆